

# بچوں کے قلندر بابا اولیاءؒ

خواجہ شمس الدین عظیمی



## فہرست

4	پیش لفظ
6	ولادت
6	بچپن کی باتیں
7	روحانی یونیورسٹی
9	شادی اور روزگار
11	پاکستان سے محبت
13	ہجرت کے بعد
14	سلسلہ عظیمیہ
15	نظم و ضبط
17	روشنی کا ہالہ
19	دستر خوان
20	بچوں سے محبت
23	جذبات کا احترام

- 23 ..... دوستوں کی محفل
- 25 ..... مصنف اور شاعر
- 27 ..... روحانی سائنسدان
- 29 ..... ارشادات

ہو نہار طلبہ کے نام جو  
اساتذہ اور والدین کا کہنا مانتے ہیں  
بڑوں کا ادب کرتے ہیں  
چھوٹوں سے پیار کرتے ہیں۔

## پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بہت خوبصورت بنایا ہے۔ آسمان پر چاند، ستارے سورج، زمین پر برف پوش پہاڑ، دریاندی نالے، تالاب، زمین سے گل گل کرتے ہوئے نکلتے چشمے، پوشیدہ معدنیات، اناج پھل سبزیاں، ہرے بھرے درخت، رنگ رنگ پھول، موتیا، چنبیلی، گلاب، چمپا، پھولوں پر تتلیاں، ہرن، بکرے اور اون کا لباس پہنے ہوئے دنبے، گول چھتری نما درخت، سرخ اور ہرے طوطے، چھپاتی خوبصورت چڑیاں، زمین پر بچھا ہوا سبز گھاس کا قالین اور اس پر کھیلتے ہوئے ننھے ننھے بچے، ہر موسم کے رنگ کبھی شدید سردیاں تو کبھی گرم ہوائیں، درختوں سے جھڑتے پتے، جل تھل بارشیں، یہ سب اللہ نے بچوں کے لئے بنائے ہیں اور بچوں کو اللہ بڑا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں ان نعمتوں کو خوش ہو کر استعمال کرے، بہترین زندگی گزارے، اپنے خالق کو پہچانے۔ اللہ کا شکر گزار بندہ بن کر رہے اور دنیا میں سارے انسان مل جل کر رہیں۔ ہم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور سب اس رشتے سے بھائی بھائی ہیں۔ سارے دنیا کے آدمیوں کی ہماری ماں امان حوا ہیں۔

یہی وہ تعلیمات ہیں جس کو بتانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں تشریف لائے اور اللہ رب العالمین نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جہانوں کے لئے آخری پیغمبر بنا کر بھیجا۔ پیغمبری کا سلسلہ جب ختم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو دنیا میں بھیجا تاکہ وہ اللہ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پھیلائیں۔ یہ نیک بندے اولیاء اللہ ہیں۔ اولیاء اللہ کے معنی اللہ کے دوست ہیں۔ حضرت عبد القادر جیلانیؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت لعل شہباز قلندرؒ، حضرت سچل سرمستؒ، حضرت شاہ عبد الطیف بھٹائیؒ اور دوسرے ایسے تمام اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کا پیغام دہراتے رہے ہیں۔

### باادب بالنصیب بچو!

اللہ کے دوستوں کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں۔ ان کے دل اللہ کے نور سے روشن ہوتے ہیں۔ جب ہم اولیاء کرام کے بارے میں پڑھتے ہیں ہمارے اندر بھی نور داخل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھتی ہے۔ علم کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں اور شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

حضرت قلندر بابا اولیاء اللہ کے دوست ہیں۔ میرے لئے نہایت اعزاز کی بات ہے کہ حضرت قلندر بابا اولیاء میرے روحانی استاد محترم ہیں اور میں نے سولہ سال دن رات اپنے مرشد کی قربت میں گزارے ہیں۔ ان سولہ سالوں میں قلندر بابا اولیاء نے جو کچھ مجھے سکھایا اس میں سے کچھ باتیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

قلندر بابا اولیاء کے بارے میں آپ جب پڑھیں گے اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں گے تو اپنی زندگی میں نمایاں اچھی تبدیلی محسوس کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بزرگوں کی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

آپ کا۔۔۔۔۔

اباجی

## ولادت

قلندر بابا اولیاء کا نام محمد عظیم ہے۔ آپ قلندر کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ اس لیے لوگ آپ کو بڑی محبت سے قلندر بابا اولیاء کے نام سے پکارتے ہیں۔ قلندر بابا اولیاء کی پیدائش ۱۹۸۹ میں خورجہ، ضلع بلند شہر یوپی انڈیا میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حسن مہدی بدیع الدین تھا۔ آپ کے والدین نیک اور پرہیزگار تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ ان کے گھر میں ایک اژدھا رہتا تھا جو کئی گز لمبا اور جسم میں موٹا تھا۔ جب کوئی مہمان گھر میں آتا تو قلندر بابا کی اماں اژدھا سے کہتی تھیں اب تم اندر جاؤ مہمان آئے ہیں۔ اژدھا چلا جاتا تھا۔ بڑی حیرت کی بات ہے کہ اژدھا ان کی ہر بات سمجھتا تھا اور سعیدہ بی بی کھانے پینے کا، سردی گرمی کا بچوں کی طرح خیال رکھتی تھیں قلندر بابا اولیاء بچپن میں اس کے ساتھ کھیلتے تھے۔

## بچپن کی باتیں

قلندر بابا اولیاء بچپن ہی سے خوش اخلاق، سمجھدار اور باادب تھے، آپ کا کبھی کسی سے جھگڑا نہیں ہوا آپ اپنے ہم عمر ساتھیوں، چھوٹوں اور بڑوں سے احترام سے ملتے

تھے۔ اچھے برے کی تمیز رکھتے تھے۔ انتہائی ذہین، پڑھنے کے وقت انتہائی توجہ سے پڑھتے، آپ ہونہار طالب علم اور اساتذہ کا بہت ادب کرتے تھے۔

قلندر بابا اولیاء نے قرآن پاک اور ابتدائی تعلیم محلہ کے مکتب میں حاصل کی۔ میٹرک کیا۔ آپ کے والد صاحب کی خواہش تھی کہ بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ قلندر بابا اولیاء نے والد صاحب کی ہدایت پر انٹر کے لیے علی گڑھ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ آپ اردو، انگریزی، فارسی، گجراتی اور عربی زبانیں جانتے تھے۔ تعلیم کے ساتھ صحت کا خیال رکھتے تھے۔ پابندی سے ورزش کرتے تھے۔ ابتدائی دور میں آپ کو شطرنج کے کھیل سے لگاؤ تھا اور شطرنج کے کھیل میں اس قدر مہارت حاصل ہوئی کہ سو سے زیادہ چالیں یاد تھیں۔

## روحانی یونیورسٹی

انٹر کی تعلیم کے دوران آپ کا حجان روحانی تعلیم کی طرف بڑھنے لگا اور آپ اپنا کچھ وقت ایک بزرگ مولانا کابلی کے پاس گزارنے لگے۔ آپ نے کابلی صاحب کے پاس پانچ ماہ تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ ناگپور روانہ ہو گئے۔ آپ ناگپور میں حضرت بابا تاج الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت بابا تاج الدین نے قلندر بابا اولیاء کی والدہ سعیدہ بی بی کو اپنی بیٹی بنا کر پرورش کی تھی۔ اس رشتے سے قلندر بابا اولیاء حضرت بابا تاج الدین کو نانا کہا کرتے تھے۔ حضرت بابا تاج الدین کے پاس لوگ دور دور سے ملنے آتے تھے۔ آپ اللہ کے دوست ہیں۔

پیارے بچو!

اللہ کے دوست اللہ کی مخلوق سے پیار کرتے ہیں اور ان کے دکھ درد دور کرتے ہیں۔  
 حضرت نانائاج الدینؒ بھی انہی کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ مخلوق کی خدمت کرتے اور اللہ  
 کی باتیں سناتے تھے۔ حضرت بابائاج الدینؒ کی روحانی یونیورسٹی میں یہ تعلیم دی جاتی تھی کہ  
 "اللہ ہمارے خالق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے پیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری جان  
 سے زیادہ ہم سے قریب ہیں انسان اگر چاہے تو اللہ کو دیکھ سکتا ہے اس لیے کہ انسان کی روح اللہ  
 کو ازل میں اللہ کو دیکھ چکی ہے۔ اور قالوبلی کہہ کر اللہ سے باتیں کر چکی ہے۔"  
 قلندر بابا اولیاءؒ اپنے حضرت نانائاج الدینؒ کے پاس روحانی یونیورسٹی میں نو سال مقیم  
 رہے۔ نو سال کے عرصے میں حضرت نانائاج الدینؒ نے آپ کی تربیت فرمائی۔

## شادی اور روزگار

قلندر بابا اولیاء جن دنوں روحانی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ انا اللہ وانا علیہ راجعون۔ والدہ کے بعد آپ نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی ذمہ داری سنبھال لی۔ جب بچیوں کی تربیت کے سلسلے میں مشکل پیش آئی تو حضرت نانا تاج الدینؒ کی ہدایت کے مطابق قلندر بابا اولیاءؒ کی شادی ہوئی۔

شادی کے بعد قلندر بابا اولیاءؒ نے دہلی میں قیام کیا۔ گھر کی معاشی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے آپ نے صحافت کے شعبے کا انتخاب کیا۔ مختلف رسائل و اخبارات میں مضامین لکھنا شروع کیے اور شعراء کے کلام کی اصلاح و تربیت کا کام کرنے لگے۔ ۱۹۳۶ میں آپ نے برطانوی ہندوستانی فوج میں ایک سال ملازمت کی۔ دہلی میں چار مہینے کی ٹریننگ کے بعد ۳۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ بمبئی گئے اور وہاں سے پونا گئے۔

۱۹۳۷ میں ایک مرتبہ آرمی میں ڈیوٹی کے سلسلے میں کولمبو گئے۔ ایک دن اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں ایک گولا آکر گرا۔ اس وقت قلندر بابا اولیاءؒ نے جو حفاظتی ٹوپی پہنی تھی اس میں آنکھوں کی حفاظت کے لیے جو شیشہ تھا وہ دھماکے کی شدت سے ٹوٹ گیا اور کافی سارا دھواں مٹی سمیت سانس کے ذریعے اندر چلا گیا اور پسلیاں اندر دھنس گئیں۔ بہت تکلیف ہوئی، زخمی بھی ہو گئے، آخر عمر تک ٹانگوں پر ان زخموں کے نشان موجود تھے انہیں

ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ تکلیف کے باعث وہ کروٹ نہیں لے سکتے تھے۔ آپ صحت مند ہونے کے بعد واپس اپنی ملازمت پر چلے گئے۔

ایک مرتبہ جاپان کی جنگ میں جانے کی بات ہوئی تو قلندر بابا اولیاءؒ نے کہا میرے والد بوڑھے ہیں۔ پہلے میں ان سے جانے کی اجازت لے لوں۔ آپ اپنے والدین کا بہت ادب کرتے تھے۔

## پاکستان سے محبت

رمضان المبارک کی ۲۷ تاریخ اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک آزاد وطن کا قیام اللہ کی عطا کردہ ایک بڑی نعمت ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے رنگ، نسل، زبان اور عقائد کے تمام نظریات کو ختم کر کے صرف ایک نظریہ کلمہ توحید کو بنیاد بنا کر ایک آزاد ملک کا مطالبہ کیا اور اس کے لیے مال اور جانیں تک قربان کر دیں۔

پیارے بچو!

آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی رحمتوں اور خصوصی اجازت سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ قلندر بابا اولیاء قیام پاکستان سے بہت خوش ہوئے۔ پاکستان کے لیے آپ کے جذبات کا اظہار اس خط سے بخوبی ہو جاتا ہے جو آپ نے اپنے دوست کو تحریر فرمایا تھا۔ آپ اپنے خط میں تحریر کرتے ہیں۔

بھائی میں پہلے خدائے ذوالجمال کے فضل و احسان یعنی "پاکستان" کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں نہیں بتا سکتا کہ مسلمانوں کو عرض محبت اور شکر گزاری کے کتنے آنسو اس سلسلے میں عرش رب العزت کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ کاش ہمارے دلوں میں وہ پاک نور ہوتا جس کی روشنی میں مشیت کے اکرام نظر آسکتے۔

"نام محمد ﷺ زندہ باد"

کاش آنجناب رسالت ﷺ کی شدت محبت سے میرا دم نکل جائے جب ان کے نام پر مسلمانوں کو پکارا گیا، خواہ کسی نے پکارا اللہ تعالیٰ نے کامیاب کر دیا۔ اس نام کی قوت کے آگے

زمین و آسمان جھک گئے معلوم نہیں کہ مجھے اور کیا کہنا چاہیے لیکن میں آپ کو ایک بار پھر  
 مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ آپ اس ذکر کی تکرار کے مستحق ہیں۔  
 بھائی صاحب ، حبیب صاحب اور تمام حضرات کی خدمت میں میرا سلام  
 کہیے۔ الطاف صاحب سے بھی۔

فقط والسلام

آپ کا ادنیٰ خادم

فقیر عظیم

بحوالہ (روحانی ڈائجسٹ، جنوری ۱۹۹۹ء)

## ہجرت کے بعد

ہندوستان کی تقسیم کے بعد قلندر بابا اولیا بھی پاکستان کی محبت میں والد صاحب، بہن بھائیوں مع اہل و عیال ہجرت کر کے کراچی تشریف لے آئے۔ کراچی میں آپ نے بڑی مشکلات کے ساتھ دن گزارے۔ لی مارکیٹ کے ایک محلہ میں ایک نہایت پرانا مکان کرایہ پر لیا۔ ذریعہ معاش کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ لارنس روڈ فٹ پاتھ پر روزانہ صبح جا کر بیٹھ جاتے اور بجلی کے فیوز وغیرہ لگاتے تھے اس طرح زندگی بسر ہونے لگی۔

اس کے کچھ عرصے بعد آپ اردو ڈان اخبار میں سب ایڈیٹر کے عہدے پر فائز ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ مختلف رسائل میں سلسلہ وار کہانیاں لکھنے لگے کچھ رسالوں کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیئے۔

پیارے بچو!

حضور قلندر بابا اولیا دہلی میں اچھا گھر اور معقول روزگار چھوڑ کر آئے تھے آپ نے یہ تکالیف پاکستان کی محبت میں نہایت سبر و شکر کے ساتھ برداشت کیں۔ آپ نے کبھی کسی تکلیف یا پریشانی پر شکوہ نہیں کیا۔

قلندر بابا اولیا کراچی میں قیام کے دوران ۱۹۵۶ء میں سلسلہ سہروردیہ کے بزرگ حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردی سے بیعت ہوئے۔ اس طرح روحانی علوم سیکھنے کا سلسلہ آگے بڑھتا رہا۔

پیارے بچو!

جس فرد سے بیعت ہوتے ہیں اسے روحانی استاد کہا جاتا ہے۔ روحانی استاد روحانی علوم دیتا ہے۔

## سلسلہ عظیمیہ

آج کا دور علم اور تحقیق (Research) کا دور ہے۔ سائنسی علوم کی بنیاد پر نئی نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں۔ جو قومیں تحقیق اور علم سے فائدہ نہیں اٹھاتیں وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ قلندر بابا اولیاء نے ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک پروگرام بنایا کہ روحانی تعلیمات کو سائنسی انداز میں پیش کیا جائے اس پروگرام کا نام سلسلہ عظیمیہ رکھا گیا۔ سلسلہ عظیمیہ کی بنیاد ۱۹۶۰ میں رکھی گئی۔ قلندر بابا اولیاء سلسلہ عظیمیہ کے امام ہیں۔

## نظم و ضبط

قلندر بابا اولیاء نظم و ضبط اور ترتیب کو پسند فرماتے تھے اور اپنے کام وقت پر کرنے کے عادی تھے۔ اگر کہیں جانا ہوتا اور مخصوص وقت ہوتا تو آپ Time پر تیار ہو جاتے۔ آپ وقت کا ضیاع بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ نے اپنے استعمال کی چیزوں کی بھی جگہ مقرر کر رکھی تھی۔ جوتے اتارنے کے بعد اس طرح رکھتے کہ جوتے ایک انچ آگے نہ پیچھے ہوتے۔ باہر سے آ کر شیر وانی ہینگر میں لگاتے کبھی کیل پر نہیں لٹکایا۔ دھلے ہوئے کپڑے الماری میں ترتیب سے رکھتے۔ بستر پر چادر تکیہ صاف ستھرا استعمال کرتے۔

مطالعہ کا بے حد شوق تھا آپ کے پاس بہت اچھی اچھی کتابیں تھیں۔ کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے مطالعہ میں ضرور رہتی جو عموماً تکیہ کے نیچے بائیں جانب موجود رہتی، ساتھ میں قلم بھی ہوتا۔

کتابوں کی الماری میں کتابیں ایسی ترتیب سے ہوتیں کہ کہتے فلاں خانے میں دائیں طرف تیسری کتاب یا بائیں جانب پانچویں کتاب میں سے فلاں مضمون نکالو۔

آپ کے پاس شیفر اور پار کر نامی قلم کے سیٹ ہوا کرتے تھے۔ فاؤنٹین قلم کے رنگ کی مناسبت سے اسی رنگ کی روشنائی (Ink) اس میں ہوتی یعنی سبز رنگ کے قلم میں سبز رنگ کی روشنائی، سیاہ رنگ کے قلم میں سیاہ رنگ کی روشنائی۔

قلندر بابا اولیاء لباس کے معاملے میں انتہائی نفیس ذوق رکھتے تھے۔ عموماً سفید رنگ کا لباس زیب تن کرتے۔ لباس اُجلا اور صاف ستھرا استعمال کرتے تھے۔ کرتا پاجامہ شیر وانی یہ

سب ہی لباس آپ پر بڑے خوب صورت لگتے تھے۔ باہر جاتے وقت اکثر جناح ٹوپی استعمال کرتے۔ چپل یا جوتے ہمیشہ براؤن پہنتے تھے۔ سیاہ رنگ جوتے استعمال نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ "جو آفاقی شعاعیں (Cosmic Rays) دماغ میں داخل ہوتی ہیں جسم میں دور (Flow) کرتے ہوئے پیروں کے راستے زمین میں جذب ہو جاتی ہیں۔ اگر سیاہ رنگ کے جوتے پہنے جائیں تو سیاہ رنگ ان شعاعوں کو جذب کر کے زمین تک نہیں جانے دیتا۔ جس سے جسم اور ذہن کو نقصان ہوتا ہے۔"

## روشنی کا ہالہ

قلندر بابا اولیاءِ حسن اخلاق کا ایسا سراپا تھے کہ جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپ کی شخصیت میں رعب تھا نہ کوئی ڈر اور خوف۔ صرف اور صرف محبت اور شفقت کا احساس، دھیمہ لہجہ، لبوں پر مسکراہٹ، چہرہ پر سنجیدگی، آنکھوں میں فکر کی گہرائی اور سادگی آپ کی پہچان تھی۔ نمود و نمائش سے دور تھے۔ آپ حقیقت پسند تھے۔ مزاح خود بھی فرماتے تھے اور دوسروں کی شگفتہ باتوں کو بھی پسند فرماتے۔ مزاح ہمیشہ ایسا پسند فرماتے جس سے محفل میں تہذیب و اخلاق بھی رہے اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو۔ آپ تبسم فرماتے یا ہنستے لیکن کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔

گفتگو ٹھہر ٹھہر کر نرم لہجہ میں کرتے تاکہ مخاطب بات کو اچھی طرح سمجھ سکے۔ چیخ کر بلانے کو ناپسند کرتے۔ کوئی فرد اونچی آواز میں بات کرتا اسے تاکید فرماتے کہ "ارے بھائی آہستہ بولو بلا وجہ کیا بلڈ پریشر ہائی کرنا" اگر کوئی صاحب کہتے کہ بھائی صاحب! عادت بن گئی ہے۔

آپ فرماتے "کیا عادت بن گئی ہے، بنالی ہے، صحیح کر لو، کیا فائدہ اتنی زور سے کیوں بولتے ہو؟ بھی! آواز کمرے سے باہر نہیں جانا چاہیے۔ اس طرح کمرے سے باہر بیٹھے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے۔

پیارے بچو!



## دستر خوان

قلندر بابا اولیاءؒ مہمان نواز تھے۔ مہمانوں کی آمد پر خوش ہوتے اور ان کی کا طر مدارت کرتے تھے۔ کھانے کا وقت نہ بھی ہو تب بھی مہمانوں سے کھانے کا پوچھتے۔ ایک روز میں جتنے مہمان آجائیں فرماتے بھی! ان کو بھی چائے پلائیں۔

آپ کھانے میں تکلف نہیں کرتے دسترخوان پر جو موجود ہوتا کھا لیتے اور اللہ کا شکر ادا کرتے۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے دسترخوان پر موجود بچوں سے فرماتے

"بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں اور کھانا شروع کریں۔" کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ گھر

میں سب بچے قلندر بابا اولیاءؒ کے ساتھ بیٹھ کر چٹنی کے ساتھ روٹی کھاتے۔ قلندر بابا اولیاءؒ بچوں سے فرماتے بچو! خوش ہو کر کھاؤ۔ آج اللہ کے ہاں ہماری خصوصیت یہ ہے کہ ہم چٹنی سے روٹی کھا رہے ہیں اور دوسرے لوگ گوشت کھا رہے ہیں۔"

پیارے بچو!

بچپن، جوانی، بڑھاپا زندگی کے ہر دور میں صحت کی بڑی اہمیت ہے اور صحت مندر ہنے کے لیے متوازن خوراک بہت ضروری ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق بچپن سے جوانی تک جسمانی اعضاء تیزی سے بڑھتے ہیں۔ بچپن میں دانت، بال اور دماغ کی نشوونما ہوتی ہے۔ جن بچوں میں آرن کی کمی ہوتی ہے وہ بڑے بڑے کام نہیں کر سکتے۔ وہ کاہل ہوتے ہیں اور جلدی تھک جاتے ہیں۔

## بچوں سے محبت

قلندر بابا اولیاء بچوں سے محبت کرتے تھے۔ بچے بھی آپ پر اتنا اعتماد کرتے تھے کہ اپنی ہر بات ان سے کہہ دیتے تھے۔ آپ بچوں کی ہر بات سنتے تمام عمر کسی بھی بچے سے سختی نہیں کی۔ دوسروں کو بھی شفقت کی ہدایت کرتے اور فرماتے "بچوں کو ماریں نہیں پیار سے سمجھائیں۔ بچوں سے جھوٹ مت بولیں۔ بڑے جھوٹ نہیں بولتے تو چھوٹے بھی جھوٹ نہیں بولتے۔"

قلندر بابا اولیاء مزاجاً خاموشی پسند تھے۔ گھر میں بچے جب مل کر کھیلتے تو شور بھی ہوتا تھا۔ اکثر ایسا ہوتا کہ قلندر بابا اولیاء کے پاس کوئی بیٹھا ہوتا تو وہ بچوں کو ڈانٹ دیتا کہ شور مت کرو یا باہر جا کر کھیلو۔ قلندر بابا اولیاء فرماتے: کوئی مسئلہ نہیں۔ آپ بچوں کی وجہ سے پریشان مت ہوں انھیں یہیں کھیلنے دیں۔ جس طرح سے یہ کر رہے ہیں انہیں کرنے دیں۔

اسکول کے بچوں کو کلاس ورک میں GOOD ملنے کی بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

بچوں کو جب GOOD ملتا آپ کو آکر بتاتے وہ بھی اس پر بہت خوش ہوتے۔

شباباش دیتے اور کبھی کبھی بطور انعام پیسے بھی دے دیا کرتے تھے۔

قلندر بابا اولیا جب بیرون شہر جاتے تو بچوں کے لیے تحائف اور کھلونے لاتے۔  
اگر کوئی بچہ کسی چیز کی فرمائش کرتا تو فرماتے ”ہاں صحیح ہے۔ جیسے ہے وقت ہو گا ہو  
جائے گا۔“

عید کے موقع پر آپ بچوں کیلئے نئے کپڑوں، جوتوں، بچیوں کی چوڑیوں اور مہندی کا  
خصوصی اہتمام کرواتے تھے۔ عید پر جتنے بچے اور بڑے آپ سے ملنے آتے آپ سب کو ایک  
روپے کا بالکل نیا نوٹ بطور عیدی دیا کرتے تھے۔ عیدی دینے کے بعد سر پر ہاتھ پھیرتے اور  
پھر فرماتے ”اندر کمرے میں اماں جی کے پاس جائیں اور کچھ کھائیں پیئیں۔“

پیارے بچو!

ماں باپ اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ کے دل میں اولاد کی  
محبت ڈالتے ہیں۔ ایک روز قلندر بابا اولیا نے ماں باپ کی اولاد سے محبت کے تعلق پر ایک قصہ  
سنایا۔

ایک بادشاہ تھا اسکی کوئی اولاد نہیں تھی طے یہ ہوا کہ کوئی بچہ پال لیا جائے۔ ایک  
جمعہ رنی کا انتخاب ہوا کہ یہ گھر گھر صفائی کرنے جاتی ہے اس سے کہا جائے کہ خوبصورت بچہ  
لے آئے۔ جمعہ رنی نے خوبصورت بچہ کی تلاش شروع کر دی دو مہینے گزر گئے بچہ نہ ملا۔ بادشاہ  
نے اسکو بلا کر کہا کہ اگر کل بچہ نہیں لائی تو میں تجھے قید کر دوں گا۔

وہ اگلے دن ایک بچہ لائی۔ وہ موٹے موٹے نقوش والا کالا سا بچہ تھا۔ ناک اس کی بہہ  
رہی تھی آنکھیں اسکی میلی تھیں۔ بادشاہ نے بچہ کو دیکھ کر کہا پورے شہر میں تجھے یہ ہی بچہ ملا  
ہے؟۔ جمعہ رنی نے کہا کہ شہر میں اس سے خوبصورت بچہ مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔ بادشاہ نے  
پوچھا یہ کس کا بچہ ہے؟۔ جمعہ رنی بولی: سرکار یہ میرا بیٹا ہے۔



## جذبات کا احترام

قلندر بابا اولیاء ہر فرد کے جذبات اور محبت کا احترام کرتے تھے۔ کبھی کسی کی دل آزاری کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب نے قلندر بابا اولیاء کو سویٹر کا تحفہ پیش کیا وہ سویٹر آپ کی جسامت سے دگنا بڑا تھا۔ میں نے قلندر بابا اولیاء کی طرف دیکھا تو انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے خاموش رہنے کا حکم دیا۔ جب وہ صاحب چلے گئے تو قلندر بابا اولیاء نے فرمایا:

خواجہ صاحب! ان صاحب کے ذہن میں جو میرا (Image) تھا وہ اس (Image) کے مطابق سویٹر لے آئے اگر آپ کچھ کہہ دیتے تو ان کا دل ٹوٹ جاتا۔ اب جبکہ انہوں نے مجھے دیکھ لیا ہے تب بھی ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ سویٹر میری جسامت کے لحاظ سے بڑا ہے۔ وہ صاحب اسی (Image) کے زیر اثر رہے کبھی ان کے ذہن میں یہ بات آئے گی بھی نہیں۔

## دوستوں کی محفل

قلندر بابا اولیاء بے حد ہر دل عزیز تھے۔ آپ جس جگہ تشریف لے جاتے لوگ نہایت خندہ پیشانی سے آپ کا استقبال کرتے۔ کچھ لوگ اپنے ذاتی مسائل کے حل کے لیے آپ سے ملتے جب کہ بعض لوگوں کے ساتھ علمی سوال و جواب کی نشست ہوتی تھی۔ آپ بڑی

توجہ سے سب کی بات سنتے اور مطمئن کر دیتے تھے۔ آپ کے پاس انجینئر، ڈاکٹر، اساتذہ، طالب علم، صنعت کار، سرکاری افسران سب ہی لوگ حاضر ہوتے تھے۔ آپ کی محفل میں سب برابر حیثیت سے بیٹھتے تھے۔ حتیٰ کے آپ بھی اپنی کوئی مخصوص نشست نہیں رکھتے تھے۔ قلندر بابا اولیاء سے لوگ سوال کرتے اور آپ ان کے جوابات دیتے تھے۔ ہر علم کے بارے میں سوال کرنے کی عام اجازت تھی لیکن روحانی، تحقیقی اور سائنسی علوم کے بارے میں سوال کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ مجلس کے شرکاء آپ کا بہت ادب و احترام کرتے تھے۔

## مصنف اور شاعر

قلندر بابا اولیاء نے روحانی علوم کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے تین کتابیں تصنیف کیں ہیں۔ جس میں انہوں نے اللہ کی قربت کا طریقہ اور انسان کی زندگی کا اصل مقصد تحریر کیا ہے اور آپ نے اپنی کتابوں میں زمین و آسمان کی حقیقت بیان کی ہے۔ چاند اور سورج کس طرح کام کرتے ہیں اس کے فارمولے اور نقشے بنا کر دیے ہیں۔

آپ کی تصنیفات کے نام یہ ہیں:

۱۔ رباعیات      ۲۔ لوح و قلم      ۳۔ تذکرہ تاج الدین بابا

قلندر بابا اولیاء شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ آپ کی محفل میں شعر و ادب پر بھی گفتگو ہوتی تھی۔ اردو، فارسی کے مشہور شعراء کا کلام آپ کو یاد تھا مشہور شعراء قلندر بابا اولیاء کو بہت عمدہ اور بلند پایا شاعر تسلیم کرتے تھے۔

آپ کی شاعری کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا احساس دلاتی ہے اور دنیا میں بہترین زندگی گزارنے کے فارمولے بیان کرتی ہے۔ آپ شاعری میں عظیم اور برنیا تخلص کیا کرتے تھے۔ حضور قلندر بابا اولیاء فرماتے ہیں:

گم ہو گیا بس اس کے سوا کیا معلوم

کس سمت سے وہ نکل گیا کیا معلوم

ممکن نہیں اس تک ہو رسائی اپنی

جو وقت گیا کہاں گیا کیا معلوم

پیارے بچو!

بزرگوں کا کہنا ہے کہ "وقت کی قدر کرو، گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا" انسان کی زندگی میں وقت کی بڑی اہمیت ہے آپ غور کریں ہم پوری زندگی وقت میں ہی گزارتے ہیں۔ بچپن سے لے کر لڑکپن، لڑکپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے اور پھر مرنے تک جو وقت ہم کار آمد گزارتے ہیں وہ ہماری زندگی کا حاصل ہے اور جو وقت ہم ضائع کر دیں گے اس کے نتیجے میں ہمیں کچھ بھی نہیں ملے گا۔

وقت ہر انسان کی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔ ہر انسان چاہے غریب ہو یا امیر۔ چھوٹا ہو یا بڑا اسے روزانہ وقت کے سرمائے کی بھری ہوئی تھیلی سونپ دی جاتی ہے۔ اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے کی تھیلی سے فائدہ اٹھاتا ہے یا اسے ضائع کر دیتا ہے۔ اگر انسان وقت کی اہمیت کو سمجھ لے تو اس پر علم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ کامیاب زندگی گزارتا ہے۔

## روحانی سائنسدان

ایک دن کا ذکر ہے کہ بارش کی آمد آمد تھی۔ آسمان ابر آلود تھا گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ بجلی کی کڑک چمک ظاہر ہوئی تو آسمان روشن ہو گیا بہت خوبصورت منظر تھا۔ قلندر بابا اولیاء کمرے میں تشریف فرما تھے۔

دوران گفتگو سچے موتیوں کا ذکر آیا۔ میں نے عرض کیا:

بابا صاحب! بارش کا ایک قطرہ جب سیپ کے پیٹ میں نشوونما پاتا ہے تو موتی بن جاتا ہے۔ یہ عرض کرنے کے بعد میں کمرے سے باہر آ گیا اور ایک پیالے میں بارش کا پانی جمع کر کے لے آیا۔ قلندر بابا اولیاء نے بارش کا پانی ڈراپر میں اٹھایا اور اس کے اوپر اپنی نگاہ مرکوز کر دی۔ اب وہ ڈراپر میں جتنے موتی تھے وہ سچے موتی تھے۔

پیارے بچوں!

قلندر بابا اولیاء فرماتے ہیں:

اللہ نے اس کائنات میں جتنی اشیاء پیدا کی ہیں وہ سب رنگین روشنیوں کا مجموعہ ہیں۔ مثلاً درخت، پہاڑ، پانی، چرند، پرند، چاند، سورج، انسان یہ ساری مخلوقات کورنگین روشنیوں کہا جاتا ہے۔ Matter سے مل کر پیدا ہوئیں ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں: ہم نے ہر شے معین مقدا روں سے تخلیق کی ہے۔

قلندر بابا اولیاءؒ جانتے تھے کہ سچے موتی میں کون کون سے رنگ کی روشنیاں اور کتنی مقدار میں ہوتی ہیں۔ آپ نے اللہ کے حکم سے بارش کے قطروں میں روشنیوں کی مقدار تبدیل کر کے سچے موتی بنا دیے۔



❖ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ سلام میں پہل کرے۔ السلام وعلیکم کا مطلب ہے "آپ پر سلامتی ہو" سلام میں پہل کرنے والا شخص بلا تخصیص ذات و مراتب دوسروں کے لیے نیک جذبات رکھتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کا حکم ہے کہ جب تم اپنے ساتھیوں سے ملاقات کرو تو انہیں سلام کرو، ان کی خیریت دریافت کرو۔ اللہ فرماتے ہیں "اور جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ ان کو میرا سلام پہنچا دیجئے اور کہہ دیجئے کہ تمہارے رب نے تم پر مہربانی کرنا اپنے ذمے لے لیا ہے۔ (۲:۵۴)

بچوں کو خود سلام کیجئے۔ بچے بھی چھوٹے بڑے سب کو سلام کریں۔۔ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے

"وہ آدمی اللہ کے زیادہ قریب ہے جو سلام میں پہل کرتا ہے۔" (جامع ترمذی

جلد دوم۔ حدیث 590)

❖ قرآن پاک کے معنی اور مفہوم پر غور کرنے سے بندے کے اندر روحانی صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ دماغ کے اندر کروڑوں خلیے (Cells) کھل جاتے ہیں اور انسان باطنی دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جب کوئی بندہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے تو دراصل وہ بندہ اللہ سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔

